72303 ـ شہید کا کفن

سوال

شہید کو کفن کیسے پہنایا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنت یہی ہے کہ شہید کو اسی لباس میں دفن کیا جائے جس میں اس نے شہادت پائی ہے.

دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368) مواھب الجلیل (2 / 294) المجموع (5 / 229) المغنی ابن قدامہ (3 / 471).

اس سلسلے میں کئی ایك احادیث وارد ہیں:

1 ـ امام احمد رحمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ غزوہ احد والے روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" انہیں ان کے لباس میں ہی لپیٹ دو "

مسند احمد حدیث نمبر (33144) علامہ البانی رحمہ اللہ تلخیص احکام الجنائز صفحہ نمبر (36) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص کو سینے میں، یا اس کے حلق میں تیر لگ گیا تو وہ مر گیا تو اسے اسی لباس میں دفن کر دیا گیا جس طرح تھا، راوی کہتے ہیں اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3133) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور حافظ بن حجر رحمہ اللہ نے " التلخیص " (2 / 118) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح اور مسلم کی شرط پر ہے.

3 ـ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" جب احد والے دن مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو انہوں نے صرف ایك چٹائی چھوڑی، جب ہم اس سے

ان كے سر كو ڈھانپتے تو ان كے پاؤں ننگے ہوجاتے، اور جب اس سے ان كے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان كا سر باہر نكل آتا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہميں فرمانے لگے:

" اس سے اس كا سر ڈھانپ دو، اور اس كے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو"

صحيح بخارى حديث نمبر (4047) صحيح مسلم حديث نمبر (940).

فقہاء كرام كا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے اس حكم " شہداء كو ان كے لباس ميں ہى دفن كر دو " كے متعلق اختلاف پايا جاتا ہے كہ آيا يہ حكم استحباب اور اوليت اور اعلى كے اعتبار سے ہے يا كہ وجوب كے اعتبار سے ؟

اس ميں فقہاء كے دو قول ہيں:

پہلا قول:

يہ حكم بطور استحباب ہے، شافعيہ كا قول يہى ہے اور بعض حنابلہ بھى اس كے قائل ہيں.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" پھر اسے اختيار ہے كہ اگر چاہے تو وہ اسى لباس ميں اسے دفن كر دے، اور اگر چاہے تو اسے اتار كر دوسرے كفن ميں دفن كرے، اور اس كا ترك كرنا افضل ہے " انتہى.

ديكھيں: المجموع للنووى (5 / 229).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور يہ حتمى حكم نہيں، ليكن اولى اور بہتر ہے، اور ولى كو حق حاصل ہے كہ اس كا لباس اتار لے اور اس كے علاوہ كسى اور كپڑے ميں كفن پہنائے " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (3 / 471).

اس كے عدم وجوب پر مسند احمد كى درج ذيل روايت سے استدلال كيا ہے:

زبير رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ان كى ماں صفيہ (جو كہ حمزہ رضى اللہ عنہ كى ہمشيرہ تھيں) احد والے دن دو كپڑے لائيں اور كہنے لگيں: مجھے پتہ چلا تھا كہ ميرا بھائى حمزہ شہيد ہو گيا ہے تو ميں يہ دو كپڑے لائى ہوں تا كہ اسے كفن ديا جائے, راوى كہتے ہيں: ہم وہ دو كپڑے لائے تا كہ حمزہ رضى اللہ تعالى عنہ كو ان ميں كفن ديں تو

حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پہلو میں ایك انصاری شخص مقتول پڑا تھا جس کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا گیا تھا جو حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا گیا.

راوی کہتے ہیں: ہمیں حیاء اور شرم نے آگھیرا کہ انصاری شخص کا کوئی کفن نہیں اور ہم حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں تو ہم نے کہا کہ ایك کپڑا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اور ایك کپڑا انصاری کو تو ہم نے ان دونوں کپڑوں کو دیکھا تو ایك بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا لہذا ہم نے ان دونوں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکلا اس میں اسے کفن دے دیا "

مسند احمد حدیث نمبر (1421) علامہ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز صفحہ نمبر (62) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے.

دوسرا قول:

یہاں امر وجوب کے لیے ہے، مالکی، اور حنابلہ کا مسلك یہی ہے، اور ابن قیم اور شوکانی رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا ہے.

المرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مذہب میں صحیح یہی ہے کہ شہید کو انہي کپڑوں میں دفن کرنا واجب ہے جس میں وہ شہید ہوا ہو"

دیکھیں: الانصاف (6 / 94).

اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس کا ولی اس پر جو کچھ ہے اس سے زیادہ کرنا چاہے حالانکہ کفن میں جو کفائت کرتا ہے وہ تو حاصل ہو چکا ہے، تو اسے زیادہ کرنے کا حق نہیں، اور اس پر کوئی چیز زائد نہ کرے " انتہی.

دیکھیں: مواہب الجلیل (2 / 294).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ " نیل الاوطار " میں کہتے ہیں:

" اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ شہید کو اسی لباس میں دفن کرنے کا حکم جس میں وہ شہید ہوا تھا وجوب کے لیے ہے " انتہی.

دیکھیں: نیل الاوطار (4 / 50).

انہوں نے حمزہ رضی اللہ والی حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ: انہیں ایك اور کفن میں کفنایا گیا تھا، کیونکہ کفار نے ان کا مثلہ کر کے ان کا ناك کان وغیرہ کاٹ دیے تھے، اور ان کا پیٹ بھی پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور ان کے کپڑے لے گئے تھے اس لیے انہیں دوسرے کفن میں کفن دیا گیا.

یہ قول ابن قیم کا ہے، دیکھیں: زاد المعاد (3 / 217).

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جسے دشمن بے لباس کر دے اسے کفن نہ پہنانے میں کوئی رخصت نہیں، بلکہ اسے کفن پہنانا لازم ہے، احد والے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك کپڑے میں دو دو آدمیوں کو کفن دیا تھا " انتہی.

ماخوذ از: مواہب الجلیل (2 / 294).

مسئلہ:

کیا شہید نے جو لوہے کی درعہ اور اسلحہ اور فرو اور موزے اور ٹوپی اور خود وغیرہ پہن رکھا ہو اسے بھی اتارا جائیگا ؟

لوہے اور اسلحہ کے متعلق تو علماء کرام متفق ہیں کہ اسے اتار لیا جائیگا.

ابن القاسم " المدونۃ " میں کہتے ہیں: اس کی درعہ، تلوار، اور سارا اسلحہ اتار لیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: مواہب الجلیل (2 / 294).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ لوہا، اور چمڑا اس سے اتار لیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 229).

نووی رحمہ اللہ کے قول " چمڑا " سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس سے مراد اسلحہ اور آلات حرب ہیں، کیونکہ انہوں نے فرو اور موزے کے متعلق ایك سطر قبل اختلاف بیان کر چکے ہیں، تو اس چمڑے سے مراد یہاں اسلحہ مثلا جعبہ اور تھیلا جس کے ساتھ تلوار لٹکائی جاتی ہے، یا جس میں تیر ہوتے ہیں، اور اس طرح کی دوسری اشیاء مراد ہیں.

اس کا استدلال انہوں نے درج ذیل دلائل سے کیا ہے:

1 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں شہید ہونے والوں کا لوہا اور چمڑا اتارنے کا حکم دیا تھا، اور یہ حکم دیا کہ انہیں ان کے خون اور لباس سمیت ہی دفن کیا جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3134)، لیکن اس حدیث کو حافظ ابن حجر نے " التلخیص (2 / 118) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف ابو داود میں ضعیف قرار دیا ہے.

2 ـ لیکن اس ضعیف حدیث کو درج ذیل حدیث مستغنی کر دیتی ہے:

رسول کریم صلی ا للہ علیہ وسلم نے احد والے دن فرمایا:

" اپنے ساتھیوں کو ان کے کپڑوں میں ہی ڈھانپ دو "

مسند احمد حدیث نمبر (33144) علامہ البانی رحمہ اللہ نے تلخیص احکام الجنائز صفحہ (36) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لوہا اور اسلحہ کپڑوں میں شامل نہیں ہوتے اس لیے وہ اس حدیث کے تحت داخل ہونگے.

مزید دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368) المغنی ابن قدامہ (3 / 471).

رہی فرو، موزے، اور ٹوپی اور کمر میں باندھی جانے والی بیلٹ اسے ا تارنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

پہلا قو:

اسے نہیں اتارا جائیگا، مالکی حضرات کا مسلك یہی ہے.

خطاب کہتے ہیں کہ:

ابن القاسم کا کہنا ہے .... اور جس پر کوئی کپڑا ہو یا فرو، یا موزا یا ٹوپی، تو اس میں کوئی چیز بھی نہیں اتاری جائیگی.

مطرف کہتے ہیں: اور نہ ہی اس کی انگوٹھی اتاری جائیگی، لیکن اگر اس کا نگینہ قیمتی ہو تو پھر اتاری جا سکتی ہے، اور نہ ہی اس کی بیلٹ لیکن اگر اس کے لیے وہ خطرے کا باعث ہو، یعنی قیمتی ہو " انتہی.

دیکھیں: مواھب الجلیل (2 / 294).

اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہداء احد کے متعلق اس فرمان سے استدلال کیا ہے کہ:

" انہیں ان کے کپڑوں سے ہی ڈھانپ دو "

اور یہ سب کپڑوں کو عام ہے.

دوسرا قول:

انہیں اتار لیا جائیگا، احناف، شافعیہ، اور حنابلہ مسلك یہی ہے.

انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے متعلق حکم دیا کہ ان سے لوہا اور چمڑا اتار لیا جائے، اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے "

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

2 ـ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کی جاتا ہے کہ انہوں نے کہا:

" شہید کی فرو اور موزا اور ٹوپی اتار لی جائیگی "

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار (4 / 50) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور الکاسائی کا کہنا ہے:

اور یہ اس لیے کہ جو ترک کیا جاتا ہے وہ اس لیے تا کہ وہ کفن بن سکے، اور کفن وہ چیز بنتی ہے جو ستر چھپانے کے لیے پہنی جائے، اور یہ اشیاء یا تو خوبصورتی اور زینت کے لیے پہنی جاتی ہیں، یا پھر سردی روکنے کے لیے، یا اسلحہ کی تکلیف دور کرنے کے لیے، اور میت کو اس کی کوئی ضرورت نہیں، تو اس طرح یہ اشیاء کفن نہیں بن سکتیں، اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " انہیں ان کے کپڑوں سے ڈھانپ دو " کی مراد واضح ہوئی کہ وہ کپڑے جن سے کفن دیا جاتا اور ستر چھپانے کے لیے پہنے جاتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: بدائع الصنائع (2 / 368 ـ 369)، اور دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 229) اور المغنی (3 / 471).

واللہ اعلم .